بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۸	۲۲ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۱۶ رجب ۱۳۸۴ھ ۲۲ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ شام کے وقت کچھ بے چینی ہو گئی۔ دوائی سے نیند آئی۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۱ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے نماز کی بنیادی اہمیت واضح کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء الفضل میں سے پڑھ کر سنایا۔ اس میں حضور نے اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ نماز روحانیت کا ستون ہے۔ جو ٹھیک طور پر نماز نہیں پڑھتا وہ سچے طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ حضور کا پُر معارف خطبہ سنانے کے بعد آپ نے نماز فجر سے قبل احباب کو جگانے کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ اور علی الخصوص محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی مساعی جمیلہ کو سراہا اور اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ان مساعی کے نتیجہ میں اب ربوہ کی مساجد میں نماز فجر کے وقت بھی نمازیوں کی تعداد پہلے کی نسبت بفضلہ تعالےٰ بہت زیادہ ہوتی ہے

• مکرم میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت میاں عبد الرزاق صاحب سیالکوٹی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں کمزوری بے حد ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

• مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور قریباً ڈیڑھ ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی شفا کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ... جلیلہ کی صحت ... فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے

اس کے بغیر کوئی انسان بھی خدا کی قبولیت کے لائق نہیں ٹھہر سکتا

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جائے، فلاں زمین مل جاوے، فلاں مکان بن جاوے حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ طرح طرح کی تلاش اس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہونگا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو، لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو، موسےٰؑ کے زمانہ کو دیکھو، اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بُعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ انہی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا عنقریب تم کو علم ہو جائیگا۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جاویگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہونگی۔ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ اگر تم کو یقینی علم ہو جائے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جائے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں"

(تقریر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ نومبر ۶۲ء

دعا سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے

ایک مغربی دانشور کا قول ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کا وجود نہ بھی ہو تو پھر بھی صحیح زندگی گزارنے کے لئے ایک ایسی ہستی کا وجود ایجاد کر لینا ضروری ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ دانشور اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایمان رکھتا ہے یا نہیں تاہم اس کے اس قول سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ انسانی زندگی کا قیام صرف عناصر کی مادی آمیزش کی مرہون نہیں ہے بلکہ اس کے کچھ مقتضیات ایسے ہیں جو مابعد الطبیعیات سے تعلق رکھتے ہیں اور جب تک ان میں توازن اور تنظیم نہ پیدا ہو جائے انسان بہترین زندگی گزارنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

قرآن کریم نے شروع ہی میں بتا دیا ہے کہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ
فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. وَالَّذِ
يْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ -

ترجمہ :- یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر (قائم) ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آئی) ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس طرح قرآن کریم نے ایمان بالغیب کو ہی انسانی زندگی کی بنیاد قرار دیا ہے مگر ساتھ ہی اس نے ایسی باتیں بھی بتا دی ہیں جو ایمان بالغیب کا لازمہ ہیں یعنی نرا ایمان بالغیب کوئی چیز نہیں بلکہ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ غیب کوئی خلا نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ دوسرے لفظوں میں محض خدا تعالیٰ کا وجود فرض کر لینا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ ضروری ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ ایک غیب وجود فی الواقعہ موجود ہے جس کی عبادت کرنا ضروری ہے جو صانع کائنات ہے اور جو کچھ ہم زندگی کے سامان حاصل کرتے ہیں وہ سب اسی وجود کے دئے ہوئے ہیں اور ہمیں اس لئے دئے گئے ہیں کہ ہم انہیں اپنے اور دوسروں کے لئے خرچ کریں۔ نہ صرف اتنا ایمان ہی ضروری ہے بلکہ ہم کو یہ ایمان بھی رکھنا چاہیئے کہ جو ہدایت رسولوں کے ذریعہ ملتی رہی ہے وہ اسی غیبی وجود کی طرف سے ملتی رہی ہے اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اب اتارا ہے وہ بھی اسی کی طرف سے ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ ہم اس بات پر یقین رکھیں کہ ہمارے اعمال کی جزا سزا ہے۔ ایسے لوگ ہی جو اس طرح زندگی گزارتے ہیں اللہ تعالےٰ سے فلاح پاتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگوں کی زندگی ہی بہترین زندگی ہوتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے وجود پر خالی خولی ایمان کوئی چیز نہیں یعنی ایسا فلسفہ کہ خدا کا وجود فرض کر لیا جائے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ اصل فائدہ مند چیز جو بہترین زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک ایسے حقیقی وجود پر ایسا ایمان پیدا کریں جو حق الیقین کے درجہ پر پہنچا ہوا ہو۔ اسی طرح جس طرح ہم سورج کو دیکھ کر پہچان لیتے ہیں یا جس طرح سونگھ کر پھول کی خوشبو کو محسوس کرتے ہیں یا چکھ کر گنے کی شیرینی کا مزہ حاصل کرتے ہیں۔ ایسا حقیقی وجود جس کے حضور ہم سجدہ ریز ہو جائیں اور یہ یقین رکھیں کہ زندگی کے جتنے سامان ہیں سب اسی حقیقی وجود کی طرف سے ہیں اور تمام انسان اور حیوان اور دوسری جاندار چیزیں اسی نے پیدا کی ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ تعاون کر کے زندگی گزارنا چاہیئے جو چیزیں ہمارے پاس ہیں اس میں تمام لوگوں کا ساجھا ہے کیونکہ ہم ایک ہی وجود کی مخلوق ہیں۔

پھر اس کو یہ ایمان بھی رکھنا چاہیئے کہ جس ہستی نے یہ تمام کائنات بنائی ہے اور جسکی عبادت ہم کرتے ہیں اور جس کی عطا کردہ نعمتوں میں ہم دوسروں کو بھی شریک کرتے ہیں اسی وجود نے ہمیں زندگی کو گزارنے کیلئے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہدائتیں بھی دی ہیں اور یہ ہدائتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صحیح زندگی گزارنے کے متعلق صحیح ہدائتیں بھی وہی وجود دے سکتا ہے جس نے یہ زندگی اور زندگی کے یہ سامان مہیا کئے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ ہمیں اس بات پر بھی یقین رکھنا چاہیئے کہ جو کچھ ہم یہاں کرتے ہیں اسکے نتائج اس زندگی میں بھی پیدا ہوتے ہیں مگر جن کے نتائج اس زندگی میں نظر نہیں آتے اور نہ پیدا ہوتے ہیں، وہ آئندہ زندگی میں پیدا ہوں گے۔ یعنی جو کچھ ہم کرتے ہیں اس کی جزا سزا ہم کو ملتی ہے۔ اور ملے گی خواہ موت کے بعد ملے۔

اس سے معلوم ہوا کہ غیب کوئی خلا نہیں ہے اگر ایمان بالغیب سے کوئی فوائد مترتب نہیں ہوتے تو ایسا ایمان بالغیب بے معنی ہے۔ اور ایسے ایمان بالغیب سے ہماری زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ جو چیز موجود ہی نہیں وہ ہماری ٹھوس زندگی کے اعمال پر کس طرح اثر انداز ہو سکتی ہے محض ہمارا خیال کہ کوئی وجود ہے ہمیں کس طرح صحیح زندگی کی طرف رہنمائی کر سکتا ہے خیال کوئی قائم بالذات چیز تو ہے نہیں جس طرح ایک چیز جس میں کوئی مزہ نہ ہو نہ کڑوا نہ میٹھا ہماری زبان کو متاثر نہیں کر سکتی ہمارے خیال کرنے سے وہ کڑوی یا میٹھی نہیں بن سکتی۔ اگر حنظل کو ہم شیرینی خیال کریں تو کیا حنظل کی کڑواہٹ شیرینی سے بدل جائے گی؟ ایسا خیال تو ایک دیوانہ ہی کر سکتا ہے کہ وہ کریلہ کو آم کی طرح لذیذ اور میٹھا سمجھ کر کھانے لگ جائے گا۔ اسی طرح اگر اللہ تعالےٰ کا (نعوذ باللہ) کوئی وجود ہے ہی نہیں تو ہم محض خیال کرنے سے وہ تمام کام کس طرح کر سکتے ہیں جو ہم علیٰ وجہ البصیرت اس کی ہستی پر ایمان لا کر سرانجام دے سکتے ہیں۔

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایمان اسی وقت مفید ہو سکتا ہے جب ہم کو اس کے وجود پر حق الیقین کا درجہ حاصل ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ حق الیقین کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن وسنت کی روشنی میں علمی طور پر ثابت کیا ہے کہ ایسے ذرائع بھی موجود ہیں جن سے اللہ تعالےٰ پر حق الیقین ہو سکتا ہے۔ آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں ایک مثال سے سمجھایا ہے کہ ہم اس غیب ہستی پر حق الیقین کس طرح پیدا کر سکتے ہیں اور وہ مثال یہ ہے کہ فرض کیجئے کہ ایک کمرہ ہے جو اندر سے بند ہے۔ ہم آواز دیتے ہیں اگر کوئی اندر ہوگا تو وہ ضرور جواب دے گا۔ لیکن اگر ہر طریقہ سے بلا کر دیکھیں مگر کوئی نہ بولے تو آخر ہمیں یقین آجائے گا کہ اندر کوئی بھی نہیں ہے بلکہ دروازہ کسی حکمتِ عملی سے بند کیا گیا ہے اگر کوئی اندر ہوتا تو وہ ضرور جواب دیتا اسی طرح اللہ تعالےٰ کے وجود کا یقین ہم اس کو بلا کر یعنی دعا سے کر سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم آپکی تصنیف ایام الصلح سے ایک عبارت جو اس حقیقت کو واضح کرتی ہے نقل کرتے ہیں:-

"ہماری تقریر مذکورہ بالا سے ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح باوجود تسلیم مسئلہ قضا وقدر کے صدہا امور میں یہی سنت اللہ ہے کہ جد وجہد سے ثمرہ مترتب ہوتا ہے اسی طرح دعا میں بھی جو جد وجہد کی جائے وہ بھی ہرگز ضائع نہیں جاتی خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ پھر جب کہ خدا تعالےٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھیرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں؟ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین وآسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالےٰ پر یقین آتا ہے پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالےٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیسا کہ زمین وآسمان کے اجرام واجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلےٰ ذریعہ خداشناسی کا دعا ہی ہے اور خدا تعالےٰ کی ہستی اور صفاتِ کاملہ کی معرفت تام یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالےٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے"۔

(ایام الصلح صـ ۳۳-۳۴)

مومنوں کا ایک امتیازی خُلق - انفاق فی سبیل اللہ

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد متعلم ایم اے عربی فائینل ربوہ

(۲)

صدقات کے خرچ کرنے کے بارے میں ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ صدقہ دینے کے بعد اس کا احسان نہ جتلایا جائے۔ یہ بات واضح ہے کہ جب انسان محض خدا کی خاطر مال خرچ کرتا ہے اور اسی کی رضا کو حاصل کرنے کی خاطر وہ اپنے مال میں سے کچھ حصہ غریبوں کو بطور صدقہ دیتا ہے تو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ اسے اپنا احسان شمار کرکے اور غربا کے سامنے بار بار اس کا تذکرہ کرکے ان کی غربت اور عزت نفس کا مذاق اڑائے۔ اللہ تعالےٰ کو فروتنی اور عاجزی پسند ہے اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی ناپسند فرمایا ہے کہ اس صدقہ کے بدلہ میں انہیں جسمانی یا قلبی تکلیف دی جائے۔ ایسا طریق اختیار کرنا اعمال کو ضائع کردینے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بُرے اور اچھے طریق کی مثال بیان فرمائی ہے، فرمایا۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا
تبطلوا صدقٰتکم بالمن
والاذیٰ کالذی ینفق
مالہ رئاء الناس ولا
یؤمن باللہ والیوم الاٰخر
فمثلہ کمثل صفوان
علیہ تراب فاصابہ
وابل فترکہ صلداً۔
لا یقدرون علیٰ شیٔ مما
کسبوا۔ واللہ لا یھدی
القوم الکافرین (البقرہ ۲۶۵)

ترجمہ۔ اے ایماندارو! تم اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے کے فعل سے اس شخص کی طرح ضائع نہ کرلو، جو لوگوں کے دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا کیونکہ اس کی حالت تو اس پتھر کی حالت کے مشابہ ہے۔ جس پر کچھ مٹی پڑی ہوئی ہو اور اس پر تیز بارش ہو۔ اور وہ اسے دھوکر پھر صاف پتھر کا پتھر کردے۔ ایسے لوگ اس سے جو انہوں نے کمایا ہے کچھ بھی حاصل نہیں کرسکیں گے اللہ تعالےٰ اس قسم کے کافروں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھایا۔

اس آیت میں بُرے طریق پر خرچ کئے جانے والے اموال کی مثال بیان کی گئی ہے، اور اللہ تعالےٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ جو لوگ صدقات کرنے کے بعد احسان جتاتے ہیں یا تکلیف دیتے ہیں وہ دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور ایسے لوگوں کے اعمال خدا کے حضور مقبول نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کو خدمت دین کرلینے کا ایک عارضی توہم پیدا ہوتا ہے جو بہت جلد کافور ہوجاتا ہے، اس طریق کے علاوہ، دوسرا طریق جو درست اور پسندیدہ ہے یہ ہے کہ مال خدا کی محبت و رضا کے حصول کی خاطر خرچ کیا جائے۔ اور کسی نفسانی مقصد کی ملونی نہ ہو۔ خلوص نیت سے خرچ کیا ہوا مال خدا کے حضور مقبول ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی نظر انسانی قلوب پر ہوتی ہے۔ اور وہ اعمال کا اجر کرنے والوں کی نیتوں کے مطابق دیتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

لن ینال اللہ لحومھا
ولا دماءھا ولٰکن ینالہ
التقوی منکم (الحج ۳۸)

ترجمہ۔ یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالےٰ تک نہیں پہونچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ ضرور اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ پس یہی تقوےٰ اور خلوص نیت ہے۔ جو ہر ایک نیکی کی جڑ ہے اور اسی کے مطابق اجر ملتا ہے، انفاق فی سبیل اللہ بہت بڑی نیکی ہے۔ لیکن اس کا سارا دارومدار خلوص نیت پر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے لئے بطور نمونہ نیک طریق پر مال خرچ کرنے کی بھی مثال بیان فرمائی ہے۔ سورۂ بقرہ کی ۲۶۶ آیت میں فرمایا۔

ومثل الذین ینفقون
اموالھم ابتغاء مرضات
اللہ وتثبیتاً من انفسھم
کمثل جنة بربوة
اصابھا وابل فاٰتت
اکلھا ضعفین۔ فان
لم یصبھا وابل فطل
واللہ بما تعملون بصیر

ترجمہ۔ اور جو لوگ اپنے اموال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو (قوتِ ایمان میں) مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کی حالت اس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دو چند لایا ہو۔ اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی بارش ہی اس کے لئے کافی ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کی رضا کی خاطر مال خرچ کرنا ایسا سودا ہے جس میں گھاٹے کا کوئی امکان نہیں بلکہ ہر صورت میں نفع ہی نفع ہے۔

الغرض انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے احسان جتلانے اور اذیت دینے کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ بلکہ اس حد تک فرمایا ہے کہ

قول معروفٌ ومغفرة
خیر من صدقة یتبعھا
اذیً (البقرہ ۲۶۴)

کہ ایسے صدقہ و خیرات سے جس کے پیچھے ایذا رسانی کا سلسلہ شروع کردیا جائے۔ یہ بات ہی بہتر ہے کہ تم زبان سے کوئی اچھی بات ہی کہہ دو۔ اور پردہ پوشی سے کام لو۔

اس بارہ میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کا طریق یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ اموال خرچ کرتے ہیں یا غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (جو بھی انفاق فی سبیل اللہ کا ایک حصہ ہے۔ تو ان پر احسان جتلانا اور تکلیف دینا تو درکنار وہ ان لوگوں سے صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ

انما نطعمکم لوجہ اللہ
لا نرید منکم جزاءً
ولا شکوراً۔ انا نخاف
من ربنا یوماً عبوساً
قمطریراً (الدھر ۱۰/۱۱)

یعنی اے لوگو! ہم تم کو صرف اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر کھانا کھلاتے ہیں۔ نہ ہم تم سے کوئی جزا طلب کرتے ہیں، اور نہ تمہارا شکر چاہتے ہیں۔ ہم تو اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں۔ جب لوگوں کا ڈر کے مارے منہ بگڑا ہوا ہوگا اور تیوڑیاں چڑھی ہوئی ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ ان کے اس فعل پر اظہار خوشنودی کے طور پر فرماتا ہے۔ کہ ان کو ضرور اس دن کے شر سے بچایا جائے گا۔ اور تروتازگی اور خوشی عطا کی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ ایسے نیک دل مومنین سے اجر عظیم کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے

الذین ینفقون اموالھم
فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون
ما انفقوا مناً ولا اذیً
لھم اجرھم عند ربھم
ولا خوفٌ علیھم ولا ھم
یحزنون (البقرہ ۲۶۳)

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کبھی کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں۔ اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے۔ اور نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں ایک اہم سوال یہ ہے کہ خرچ کرنے کا صحیح وقت کونسا ہے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا
مما رزقنٰکم من قبل
ان یاتی یومٌ لا بیعٌ فیہ
ولا خلة ولا شفاعة
والکافرون ھم الظالمون
(بقرہ ۲۵۵)

کہ اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرلو کہ جس دن میں نہ کسی قسم کی خرید و فروخت نہ دوستی اور نہ شفاعت کارگر ہوگی۔ خدا کی راہ میں جو کچھ ہوسکے خرچ کرلو۔ اور اس کے حکم کا انکار کرنے والے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

گویا قیامت صغریٰ یعنی موت سے قبل خرچ کرنے کا حکم ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور کوئی انسان نہیں جانتا کہ اس کا آخری وقت کب مقدر ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہر مومن موت کو حاضر خیال کرے اور جس قدر جلد ممکن ہوسکے خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ غفلت میں رہے۔ خرچ کرنے کے معاملہ کو وعدۂ فردا پر ٹالتا رہے۔ اور موت کی گھڑی آن پہنچے۔ اس بات کا استدلال قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتا ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ:۔

ولا تموتن الا وانتم

مسلمون - (آل عمران ۱۰۳)

کہ اے مومنو! تم نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔

پس جس طرح ایمان اور اسلام کی حالت میں مرنے کا یقینی طریق یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کی رضا اور خوشنودی کی خاطر بسر کرے اسی طرح مذکورہ بالا ارشاد باری تعالیٰ کی بجا آوری کا ذریعہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی میسر ہو اسے خرچ کرنے میں ہرگز توقف سے کام نہ لیا جائے کل کا انتظار نہ کیا جائے کیونکہ کل تو بہر حال آجائے گا لیکن یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ ہم بھی موجود ہوں گے یا نہیں۔

بہترین کام وہ ہوتا ہے جو اپنے صحیح وقت پر کیا جائے۔ یہی مثال خرچ کرنے کی ہے وہ اموال جو ضرورت کے وقت دئے جائیں انکا اجر ان اموال کی نسبت بہت زیادہ ہوگا جو ضرورت پوری ہونے کے بعد دئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وما لکم الّا تنفقوا فی
سبیل اللہ وللہ میراث
السمٰوٰت والارض۔ لا
یستوی منکم من انفق
من قبل الفتح وقٰتل
اولٰئک اعظم درجۃً
من الذین انفقوا من
بعد وقٰتلو۔ وکلاً وّعد
اللہ الحسنیٰ۔ واللہ
بما تعملون خبیر۔
(الحدید ۱۱)

ترجمہ:- اے لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔ اے مومنو! فتح سے پہلے جس نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اس کی راہ میں جنگ کی وہ اس کے برابر نہیں ہوسکتا جس نے فتح کے بعد خرچ کیا اور فتح کے بعد جنگ کی فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جنگ کرنے والے درجہ میں بہت زیادہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے لوگوں سے نیکی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔

یہ آیت صاف طور پر بتا رہی ہے کہ فتح سے قبل قربانی کرنے والوں کا درجہ اور ثواب بعد میں خرچ کرنے والوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ آج بھی اسلام اور دیگر ادیانِ باطلہ میں دلائل و براہین کی زبردست جنگ جاری ہے۔ اور اس محاذِ جنگ میں جو ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے قدم قدم پر جانی اور مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس نازک دور میں اپنی قربانیوں کا معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں تا اسلام کی فتح اور غلبہ کا دن قریب تر آجائے۔ یقیناً وہ لوگ جو اس وقت قربانیاں کریں گے خدا کے حضور عظیم اجر پانے والے ہوں گے۔

یہاں اس امر کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دین اور اس کی ضروریات کا پورا کرنا سب سے مقدم ہے۔ جانی قربانی کا سوال ہو یا مالی اعانت کی ضرورت ہو سب سے اہم ضرورت دین کی ہے۔ دین کی اشاعت اور استحکام کو دیگر تمام ضروریات پر فضیلت حاصل ہے۔ اس کے بعد دیگر ضروریات پر اجتماعی اور انفرادی طور پر خرچ کرنے کا سوال ہے۔ یہ خرچ بھی خدا ہی کی راہ میں ہوتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے:-

یسئلون ماذا ینفقون
قل ما انفقتم من خیرٍ
فللوالدین والاقربین
والیتٰمیٰ والمسٰکین
وابن السبیل وما
تفعلوا من خیرٍ فانّ اللہ
بہٖ علیمٌ۔ (بقرہ ۲۱۶)

ترجمہ:- وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ تو ان سے کہہ دے اچھے مال میں سے جو بھی تم خرچ کرو وہ تمہارے ماں باپ، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ اور جو نیک کام بھی تم کرو اللہ تعالیٰ اسے یقیناً اچھی طرح جانتا ہے۔

پھر ایک اور جگہ فرمایا ہے:-

للفقرآء الذین احصروا
فی سبیل اللہ لا یستطیعون
ضرباً فی الارض یحسبھم
الجاھل اغنیآء من التعفف
تعرفھم بسیمٰھم،
لا یسئلون الناس الحافاً
وما تنفقوا من خیرٍ
فانّ اللہ بہٖ علیمٌ۔
(بقرہ ۲۷۴)

ترجمہ:- صدقات ان محتاجوں کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں دوسرے کاموں سے روکے گئے ہیں۔ وہ ملک میں آزادی سے آجا نہیں سکتے۔ ایک بے خبر شخص ان کے سوال سے بچنے کی عادت کے سبب سے انہیں مالدار خیال کرتا ہے تو ان کو ان کی ہیئت سے پہچان لیتا ہے۔ وہ لوگوں سے لپٹ لپٹ کر سوال نہیں کرتے اور تم جو کچھ مال بھی اس کی راہ میں خرچ کرو اللہ تعالیٰ اس سے یقیناً واقف ہے۔

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرما دیا ہے کہ صدقات اور دیگر اموال کن لوگوں پر خرچ کئے جائیں۔ خاص طور پر وہ لوگ امداد کے مستحق ہیں جو شرم و حیا کی وجہ سے دستِ سوال دراز نہیں کرتے اور نہ کسی اور طریق سے اس کا اظہار کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بے انتہا اور لامتناہی فوائد ہیں اور اس قدر برکات حاصل ہوتی ہیں جن کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ انفاق فی سبیل اللہ سے روحانی اور مادی دونوں قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مومنوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اصولی طور پر فرما دیا ہے کہ:-

وما تنفقوا من شیءٍ
فی سبیل اللہ یوفّ الیکم
وانتم لا تظلمون۔
(انفال ۶۱)

کہ اے مومنو! یاد رکھو کہ تم خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کروگے اس کا تم کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر ہرگز کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خدائے رحیم و کریم کے حضور ظلم اور کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو بندہ اخلاص بھرے دل کے ساتھ اس کی راہ میں تھوڑا سا بھی خرچ کرتا ہے وہ خدا اپنی رحمت و شفقت سے اس کے خزانے بھر دیتا ہے اور بغیر حساب عطا کرتا ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا کتنا زیادہ اجر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مثل الذین ینفقون
اموالھم فی سبیل اللہ
کمثل حبّۃٍ انبتت سبع
سنابل فی کلّ سنبلۃٍ
مائۃ حبّۃٍ۔ واللہ یضٰعف
لمن یّشاء، واللہ واسعٌ
علیمٌ۔ (بقرہ ۲۶۲)

ترجمہ:- جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی حالت اس دانہ کی طرح ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سَو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

پھر فرمایا ہے:-

اٰمنوا باللہ ورسولہ
وانفقوا ممّا جعلکم
مستخلفین فیہ فالّذین
اٰمنوا منکم وانفقوا
لھم اجرٌ کبیرٌ۔
(الحدید ۸)

ترجمہ:- اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جن جائدادوں کا پہلی قوموں کے بعد تم کو مالک بنایا ہے ان میں سے خرچ کرو۔ اور تم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا اجر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ بیان فرمایا ہے اور اسی حقیقت کی طرف دوسری آیت میں اجر کبیر کے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ اس قدر برکت اور ترقی مومنوں کو ترغیب دلاتی ہے کہ وہ راہِ خدا میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیں۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا ہے۔ اس کے فضائل و برکات بیان کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان امور کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے دلوں میں وسوسہ اندازی کرکے ان کو دین کی راہ میں مال خرچ کرنے سے روکنے کا موجب بن سکتے ہیں یہ اس لئے کیا کہ تا مومن بندے ہوشیار رہیں اور اس وسوسہ اندازی اور غلط خطرات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ انفاق فی سبیل اللہ سے روکنے کے موجبات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

الشیطٰن یعدکم الفقر
ویامرکم بالفحشآء
واللہ یعدکم مغفرۃً
منہ وفضلاً۔ واللہ
واسعٌ علیمٌ۔
(بقرہ ۲۶۹)

ترجمہ:- شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تمہیں بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بخل اور کنجوسی کو فحشا قرار دیتے ہوئے شیطان کے سب سے بڑے حربہ کا ذکر فرمایا ہے۔ یہی وہ حیلہ ہے جس کے ذریعہ شیطان مومنوں کے قلوب میں وسوسہ اندازی کرتا ہے اور انکو خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے روکتا ہے وہ یہ غلط خیال دلوں میں داخل کرتا ہے کہ مال خرچ کرنے سے غربت آجائے گی۔ اور مفلسی اور تنگدستی وارد ہوگی۔ شیطان کا یہ وسوسہ قلوب میں اس وجہ سے کچھ جگہ پا جاتا ہے کہ بظاہر جب مال خرچ کردیا جائے تو وقتی طور پر غربت اور تہی دامنی کا خیال صحیح معلوم ہونے لگتا ہے۔ لیکن خدا کے بندے اس شیطانی وسوسہ میں نہیں آتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک کچھ خرچ نہ کیا جائے آمدنی کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔ (باقی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۴ء کی مختصر رُوئداد

مجلسِ شوریٰ ۔ ذکرِ حبیبؑ ۔ اختتامی اجلاس میں بزرگانِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر اور اجتماعی دُعا

(نائب قائد شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(قسط نمبر ۳)

۱۴ر نومبر ـــــــــ اجلاسِ شب

ساڑھے سات بجے شب آج کا تیسرا اجلاس زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوا۔ مکرم محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے کلام محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ نے "سچی معرفت کیا ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ چنانچہ جن انصار نے تعلیمی امتحانات۔ تقریری مقابلہ۔ مشاہدہ معائنہ اور دیگر تفریحی مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اطفال الاحمدیہ کے دینی معلومات کے مقابلہ میں جو بچے نمایاں طور پر کامیاب ہوئے تھے انہیں صدر محترم نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ (انعامات حاصل کرنے والوں کے ناموں کا اعلان علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے)

مجلسِ شوریٰ

تقسیم انعامات کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوا۔ سب سے پہلے اجتماعی دعا ہوئی۔ اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ زیرِ غور آئی۔ محترم صدر صاحب نے فرمایا۔ کہ چونکہ اس تجویز کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ پہلے ہی منظور فرما چکے ہیں۔ اس لئے اس پر مزید غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر تجویز نمبر ۳ پر غور ہوا اور نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آخر میں صدر صاحب محترم نے فرمایا کہ اس پر رائے شماری کی ضرورت نہیں اس تجویز میں جو مشورہ دیا گیا ہے مرکز اسے ملحوظ رکھے گا۔ اس کے بعد تجویز نمبر ۶ و تجویز نمبر ۷ زیرِ غور آئیں۔ جو کہ یہ تھیں :-

(۱) "اصلاح معاشرہ کے لئے ہفتہ منانے کی تجویز کو مستقل قرار دیا جائے اور جملہ مجالس مرکز کے پروگرام کے مطابق اسے باقاعدہ عملی صورت دیا کریں"۔

(۲) تربیت اولاد کی اہمیت کے پیشِ نظر اراکین مجالس کا جائزہ لیا جائے کہ وہ کس حد تک اپنے بچوں کی تربیت کا فرض ادا کرتے ہیں"۔

ان دونوں تجاویز پر متعدد نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس ضمن میں اصلاح معاشرہ اور تربیتِ اولاد کی اہمیت و ضرورت کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا بالآخر نمائندگان نے ہر دو تجاویز کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

آخر میں انصار اللہ مرکزیہ کا میزانیہ آمد و خرچ بابت سال ۱۹۶۵ء پیش ہوا۔ اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال نے اس کے ضروری پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے بجٹ سے تعلق رکھنے والی تجویز نمبر ۵ کی تشریح کی جس میں انصار اللہ کے چندہ کی چار مدات کو ایک ہی مد میں مدغم کر کے اس کی شرح نصف پیسہ فی روپیہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ کر دینا تجویز کیا گیا تھا۔ اس تجویز پر اور بجٹ کی عمومی بحث میں متعدد نمائندگان نے حصہ لیا اور بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر رائے شماری میں نمائندگان کی کثرت رائے نے چندہ کی شرح بڑھانے کی تجویز (تجویز نمبر ۵) مسترد کر دی اور مبلغ ۴۲۵۰۰/- کی آمد و خرچ پر مشتمل میزانیہ متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

بجٹ منظور کرنے کے بعد شوریٰ کا اجلاس ختم ہو گیا اور حسب پروگرام مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا و روس نے قرآن پاک کا درس دیا اور سورۂ بقرہ رکوع ۳۲ کی آیات کی تفسیر بیان فرمائی۔ اس درس کے ساتھ ساڑھے دس بجے اجلاس شب اختتام پذیر ہوا۔

۱۵ر نومبر ـــــــــ پہلا اجلاس

مورخہ ۱۵ر نومبر کو صبح ساڑھے چار بجے انصار نے مکرم حافظ بشیر الدین صاحب سابق مبلغ ماریشس و افریقہ کی اقتداء میں نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ جس میں خشوع و خضوع کے ساتھ اسلام کی ترقی اور غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے قرآن مجید کا درس دیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو بزرگ صحابہ محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اور محترم صوفی علی محمد صاحب نے ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر تقاریر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کے عہد مبارک کی ایمان افروز روایات بیان فرمائیں۔ ان تقاریر کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس

۹ بجے صبح سالانہ اجتماع کا آخری اجلاس تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ یہ اجلاس تقاریر کی افادیت اور روحانی کیف و سرور کے لحاظ سے ایک خاص شان رکھتا تھا۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی سابق مبلغ انڈونیشیا و سنگاپور نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے بیعت کے مفہوم کو قرآن مجید کی روشنی میں واضح فرمایا۔ بعد ازاں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام اور افضلیت" کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے بڑی جامعیت کے ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کو واضح فرمایا۔ پھر مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ نے "حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اور قدرت ثانیہ کا ظہور" کے زیرِ عنوان تقریر کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ قدرت ثانیہ سے جماعت احمدیہ نے ہمیشہ خلافت ہی مراد لی ہے۔ اور خود غیر مبائعین بھی اسے تسلیم کرتے رہے ہیں۔ اس تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت کو واضح کیا۔ مکرم فرخ صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انصار کو یہ خوشخبری سنائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے ایک نمائندہ وفد کو ملاقات و زیارت کے شرف سے نوازنا منظور فرما لیا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جب یہ اعلان کیا تو تمام انصار میں خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہر ایک کی یہ خواہش اور تڑپ تھی کہ مجھے اس وفد میں شامل ہونے کا موقع میسر آ جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ہر ایک کی خواہش کو تو پورا کرنا ممکن نہ تھا۔ بہرحال محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ناظمین انصار اللہ اور امرائے جماعت کے مشورہ سے تمام علاقوں اور مجالس کو نمائندگی دیتے ہوئے ایک صد افراد پر مشتمل ایک وفد کی تشکیل فرمائی۔ جس نے مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ کی قیادت میں حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس وفد کی تشکیل کے بعد پروگرام کے مطابق کارروائی جاری رہی چنانچہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب اور مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب نے ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ جن میں فاضل مقررین نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان کارناموں کے مختلف پہلوؤں کو بڑی عمدگی کے ساتھ واضح فرمایا۔ آخر میں مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے "خلافتِ ثانیہ کے موجودہ دور میں ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر اہم تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں بتایا کہ حضور اقدس کی علالت کے موجودہ دور میں ہمارے خصوصی فرائض کیا ہیں۔ اور ہم انہیں کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ یہ تقاریر بڑی جوش اور ایمان افروز تھیں۔ سامعین نے گہری دلچسپی اور کامل سکون کے ساتھ انہیں سنا اور وقتاً فوقتاً نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اس اجلاس کی مختلف تقاریر کے دوران مکرم میر محمد بخش صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ گوجرانوالہ۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ افریقہ۔ مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق مبلغ نائیجیریا اور مکرم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی سابق مبلغ انڈونیشیا و سنگاپور نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مختلف تقاریر کے دوران نظمیں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کرتے رہے۔

ان تقاریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انصار اللہ سے نہایت ایمان افروز اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے بڑے مؤثر رنگ میں ان احسانات کا تذکرہ فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم پر کئے ہیں۔ اور اسی ضمن میں حضور علیہ السلام کے بیان کردہ روحانی علوم کے علاوہ ان زندہ نشانات کا بھی ذکر فرمایا جو احمدیت کی بدولت جماعت احمدیہ کے افراد مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں اور جن کی بدولت اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی ہوتی ہے اور اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک نیا ایمان و عرفان حاصل ہوتا ہے۔ آپ کی تقریر شروع سے آخر تک کامل دلچسپی اور سکون کے ساتھ سنی گئی۔

تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے انصار اللہ کے اجتماع کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں شریک ہونے والے احباب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آخر میں آپ کی اقتداء میں دردمندانہ اجتماعی دُعا ہوئی اور اس دعا کے ساتھ پونے دو بجے ۲۲ ۲۲ - بعد دوپہر یہ مبارک اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

بیرونی ممالک کی لجنات کے پیغامات

(قسط نمبر ۲)

ممباسہ

ہمارا السلام علیکم اجتماع میں شامل ہونیوالی تمام بہنوں کو پہنچا دیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ لمبی مسافت کی وجہ سے ہم اپنا کوئی نمائندہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے نہیں بھجوا سکتے۔ خدا تعالے آپ سب کی شمولیت ہم سب کیلئے مبارک اور بابرکت کرے۔ ہمیں آئندہ بھی اکٹھے مل کر بیٹھنے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش اور امنگ ہے کہ خدا تعالے ہمیں بھی یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم بھی اسلام اور احمدیت کی ہر ممکن خدمت کر سکیں۔ لیکن یہاں کا ماحول ویسا نہیں۔ جیسا کہ پاکستان میں ہے۔ جہاں ہر طرف مسلمان ہی ہیں اور زبان بھی ایک ہی ہے۔ یہاں پر قدم قدم پہ بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تقریباً ہر نسل کے لوگ مثلاً ہندو سکھ عیسائی۔ عرب بھی اور پھر یہاں کے سیاہ فام حبشی یہاں رہتے ہیں۔ مختلف زبانیں ہیں۔ اور سب لوگ ہی مذہب کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔ اس کے علاوہ زیادہ لوگ اتنے مغرب پرست ہو گئے ہیں کہ مذہب سے بہت دُور چلے گئے ہیں۔ مٹھی بھر احمدی بھلا کر ہی کیا سکتے ہیں۔ پھر بھی ہم خدا تعالے کی درگاہ سے ناامید نہیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کا خاص فضل ہونا نہایت ضروری ہے۔ ہم احمدی بہنیں جو یہاں موجود ہیں ہمیشہ اسی کوشش اور جدوجہد میں لگی رہتی ہیں۔ کہ خدا تعالے کے اس فضل اور کرم کو حاصل کریں اور دنیوی عیش اور آرام کو چھوڑ کر دین کی خدمت میں زیادہ تر وقت گزاریں۔ اسی لئے ماہوار اجلاس کی بجائے ہم نے پندرہ روزہ اجلاس رکھا ہوا ہے۔ اور باقاعدگی سے ۲ گھنٹے کے لئے احمدیہ مسجد میں اکٹھی ہو کر قرآن مجید اور حدیث شریف اور حضرت مسیح موعودؑ کی مقدس کتب کا مطالعہ کرتی ہیں۔ میں اسی سال جنوری میں یہاں آئی تھی۔ آکر لجنہ کا نئے سرے سے آغاز کیا۔ اور تب سے اب تک ہم خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے باقاعدگی سے اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جبکہ میں گجرات میں سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات کی حیثیت سے کام کرتی تھی تو میری ہمیشہ یہی خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ میں سالانہ اجتماع میں ضرور شرکت کروں۔ کاش ہم یہاں سے بھی آ سکتے۔ آپ سب بہنیں تو بہت خوش نصیب ہیں کہ ربوہ کی مقدس سرزمین میں اکٹھی ہوتی ہیں۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت کا شرف حاصل کریں گی۔ اپنے ایمانوں کو تازہ کر کے واپس اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں گی۔ کاش خدا تعالے یہ شرف ہمیں بھی عطا کرے۔ آپ لوگوں کا یہ سفر بھی محض اللہ تعالے کے لئے ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے خدا تعالے آپ کی دعاؤں کو خاص قبولیت عطا کرے گا۔ پس آپ سب بہنیں اپنی دعاؤں میں ہماری لجنہ کی تمام ممبرات کو یاد رکھیں۔ اور لجنہ کی ترقی کے لئے دعا بھی خاص طور پر کریں۔ کہ خدا تعالے اس شہر میں بھی بلکہ اس ملک میں احمدیت کو ترقی عطا فرمائے۔

ہماری کمزوریوں کو دُور کرے۔ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے۔ ہمیں احمدیت اور اسلام کی سچی اور مخلصانہ خدمت کی توفیق دے۔ اور ہم پر اپنی خاص رحمت کے دروازے کھولدے۔ آخر میں میں اپنی بہنوں کو خدا حافظ کہتی ہوں۔

(مسز فوزیہ بٹ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ممباسہ)

سرابایا (انڈونیشیا)

خدا تعالے اس اجتماع کو بابرکت کرے۔ اور اسکے فیوض سے سب کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ انڈونیشین لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مبارکباد قبول فرما دیں۔ افسوس کہ ہماری طرف سے کوئی نمائندہ نہ شامل ہو سکے گی۔ ہم سب کی دعا ہے کہ خدا تعالے محترمہ سیدہ صدر صاحبہ کی زیر قیادت لجنہ اماء اللہ کو ترقیات عطا فرمائے اور ان کی ہر کوشش میں برکت ڈالے۔

انڈونیشین لجنہ بڑی اخلاص والی اور سلسلہ و خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے خاص عقیدت رکھنے والی ہیں۔ ان میں نمازی بلکہ تہجد گزار خواتین بھی پائی جاتی ہیں۔ دُعا فرما دیں کہ خدا تعالے ان کے ایمانوں کو زندہ رکھے اور ان کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے۔ ہم سب کی طرف سے تمام نمائندگان لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں السلام علیکم عرض کر دیں۔ اور دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

(امۃ النصیر)

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احباب خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۶۲ء کے موقع پر

تقسیم انعامات کی تقریب

مورخہ ۴ ر نومبر ۱۹۶۲ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اجلاس شب میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل انصار اور اطفال کو انعامات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

تعلیمی انعامات

۱۔ انعام اوّل:۔ سہ ماہی اوّل، دوم، سوم و چہارم۔ مکرم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر۔ ربوہ۔

۲۔ دوم انعام:۔ سہ ماہی اوّل۔ مکرم پیرزادہ محمد اکبر صاحب آف گوکھی۔

۳۔ 〃 :۔ سہ ماہی دوم۔ 〃 مرزا محمد یعقوب صاحب ربوہ۔

۴۔ 〃 :۔ سہ ماہی سوم۔ 〃 پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب ربوہ۔

۵۔ 〃 :۔ سہ ماہی چہارم۔ 〃 ملک نصیر احمد صاحب کراچی۔

تقریری مقابلہ

۶۔ اوّل انعام:۔ مکرم شاہ محمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ

۷۔ دوم انعام:۔ 〃 ملک احسان اللہ صاحب دار الصدر شرقی ربوہ

مقابلہ مشاہدہ و معائنہ

۸۔ اوّل :۔ مکرم بابا چراغ دین صاحب چراغی

۹۔ دوم :۔ 〃 محمد شفیع خاں صاحب۔ کراچی

ورزشی مقابلہ جات

۱۰۔ رسہ کشی:۔ اوّل انعام:۔ راولپنڈی، سرحد، لاہور ڈویژن ٹیم۔ کیپٹن مکرم صوفی رحیم بخش صاحب

۱۱۔ دوم 〃 :۔ کراچی۔ سندھ۔ بلوچستان۔ ٹیم۔ 〃 〃 چوہدری سلطان محمود صاحب۔

۱۲۔ والی بال اوّل 〃 :۔ سرگودھا ڈویژن ٹیم۔ 〃 〃 احمد حسین صاحب

۱۳۔ دوم 〃 :۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ سرحد ڈویژن ٹیم۔ 〃 〃 برکت علی صاحب

۱۴۔ مقابلہ دوڑ اوّل 〃 :۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب

۱۵۔ دوم 〃 :۔ 〃 محمد بوٹی صاحب چوڑ ہکانہ منڈی

سوم 〃 :۔ 〃 ڈاکٹر محمد محمود صاحب سنوری۔ راولپنڈی

انعامات برائے اطفال

۱۶۔ اوّل :۔ عزیز حبیب الرحمٰن جماعت نہم ہائی سکول۔ ربوہ

۱۷۔ دوم :۔ 〃 محمد نصر اللہ ارشد ہشتم سی ہائی سکول ربوہ

(حبیب اللہ خاں۔ انچارج شعبۂ تقسیم انعامات)

ولادت

مورخہ ۲۴ ؍ ۱۰ ؍ ۶۲ کو اللہ تعالے نے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام طاہر احمد تجویز فرمایا ہے۔

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ (شریف احمد رازی کارکن دفتر الفضل ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری احمد دین صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے مکان واقع محلہ دار العلوم کی بنیادی اینٹ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے رکھی۔ اور اجتماعی دُعا فرمائی۔ جملہ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالے یہ مکان دین و دنیا میں موجب برکت و رحمت بنا دے۔ آمین (خاکسار اللہ بخش دار البرکات ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

✯ - **لاہور ۲۰ نومبر** - مغربی پاکستان میں گزشتہ رات بسوں۔ ٹرکوں اور ٹیکسی رکشا ڈرائیوروں کی چار روزہ ہڑتال ختم ہوگئی - اس کا اعلان ٹرانسپورٹ ورکرز یونین کے صدر مسٹر معین الدین نے رات آٹھ بجے ڈرائیوروں کے ایک اجلاس میں کیا انھوں نے بتایا کہ محکمہ محنت کے ڈائرکٹر ملک عبد اللطیف نے ہڑتالیوں کو یقین دلایا ہے کہ حکومت ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرے گی - اس سلسلے میں کمیٹی تشکیل کی جائے گی جس میں حکومت مالکوں اور کارکنوں کے نمائندے شریک ہوں گے - یہ کمیٹی تمام مطالبات پر غور کرنے کے بعد چند روز میں اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی -

مغربی پاکستان کے بیشتر شہروں میں ۱۶ نومبر سے یہ ہڑتال جاری تھی جس میں بسوں - ٹیکسیوں ٹرکوں اور رکشاؤں کے ڈرائیور شامل تھے - ہڑتالی حادثات کی صورت میں دفعہ ۳۰۴ ت پ کے تحت چالان کرنے کے حکم کے خلاف کی گئی تھی

✯ - **راولپنڈی** ۲۰ نومبر - صدارتی امیدواروں کے کاغذات نامزدگی نومبر کے آخر میں وصول کئے جانے کا امکان ہے یہ کاغذات راولپنڈی میں وصول کئے جائیں گے الیکشن کمیشن نے کل یہ اعلان کیا ہے کہ کمیشن انتخابی ادارے کی تشکیل کا نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد صدارتی انتخاب سے متعلق کارروائی شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے -

کمیشن کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ انتخابات ختم ہونے کے بعد مرکزی حکومت انتخابی ادارے کے قانون کی دفعہ ۱۵ کے تحت اس امر کا نوٹیفکیشن جاری کرے گی کہ انتخابی ادارہ معرض وجود میں آگیا ہے - پریس نوٹ کے مطابق موجودہ صدر مملکت کے عہدے کی میعاد ۲۲ مارچ ۱۹۶۵ء کو ختم ہو گی اور نئے صدر کا انتخاب ۱۶ مارچ تک مکمل ہو جانا چاہیئے - تاہم الیکشن کمیشن کو یہ بات مدنظر رکھنی ہے کہ درمیان میں رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے چنانچہ الیکشن کمیشن مذکورہ بالا نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد صدارتی انتخاب کی کارروائی شروع کرتا ہے - کمیشن کی طرف سے امیدواروں سے کہا جائے گا کہ وہ انتخابی ادارہ کی تشکیل کے بعد راولپنڈی میں کاغذات نامزدگی داخل کریں یہ کاغذات داخل کرنے کی امکانی تاریخ نومبر کے آخر میں ہوگی -

✯ - **پشاور** ۲۰ نومبر - مرکزی وزیر قانون

خان حبیب اللہ خان نے کہا ہے کہ پاکستان کی افواج کسی بھی حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں - اور بھارت میں اسلحہ کا جو انبار لگایا جارہا ہے پاکستان اس سے ہرگز خوفزدہ نہیں وہ کل بہاں مسلم لیگ کے حامی بنیادی جمہوریتوں کے نئے ارکان سے خطاب کر رہے تھے -

خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ صدر ایوب کی حکومت نے پاکستان کو اتنا مضبوط بنا دیا ہے کہ وہ کسی بھی ملک کی جارحانہ کارروائی کا منہ توڑ جواب دے سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی دشمن طاقتیں صدارتی انتخاب میں صدر ایوب کی شکست کی خواہشمند ہیں - انھیں یقین ہے کہ صدر ایوب کی عدم موجودگی میں پاکستان کمزور ہو جائے گا اور وہ آسانی سے پاکستان کو ہڑپ کرسکیں گی

✯ - **نئی دھلی** ۲۰ نومبر - چین اور بھارت کے تنازعہ میں روس کا رویہ تبدیل ہوگیا ہے روس میں قیادت کی تبدیلی کے بعد سے یہ خیال ظاہر کیا جارہا تھا کہ اب روس کی نئی حکومت بھارت کے معاملہ میں خوشنودی کی پالیسی ترک کر دے گی - گزشتہ روز نئی دہلی میں عالمی امن کانفرنس میں روس کی پالیسی میں اس تبدیلی کا پہلی بار اظہار ہوا - جب کہ روسی وفد نے چین کے خلاف بھارت کی قرارداد کی تائید سے انکار کر دیا بھارتی اخبار سٹیٹسمین کی اطلاع کے مطابق کانفرنس میں روس اور بھارت کے نمائندوں میں اس سوال پر تلخ کلامی بھی ہوئی ایک مرحلہ پر اتنی کشیدگی پیدا ہوئی کہ کانفرنس کے ناکام ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا -

✯ - **ڈھاکہ** ۲۰ نومبر - مشرقی پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے چالیس ہزار ارکان کے انتخابات مکمل ہو گئے ہیں یہ انتخابات دس روز سے جاری تھے - کل صوبہ بھر میں کوئی ۲½ ہزار انتخابی حلقوں میں پولنگ ہوا - پرسوں تک پورے صوبہ میں ۳۵ ہزار حلقوں میں انتخاب مکمل ہو چکا تھا ۲½ ہزار ارکان بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں

ڈھاکہ میں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق گزشتہ دس روز میں عوام نے بڑے جوش و خروش سے انتخاب میں حصہ لیا صوبہ کے کل دو کروڑ ستر لاکھ ووٹروں میں سے دو کروڑ بیس لاکھ نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا بعض علاقوں میں ۹۵ فیصد ووٹروں نے ووٹ ڈالے - خواتین نے انتخابات میں گہری دلچسپی لی اور ان کی بہت بڑی تعداد نے حق رائے دہی استعمال کی، اقلیتی فرقوں نے بھی انتخاب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس طرح کئی ہزار حلقوں میں اقلیتی فرقوں کے امیدوار منتخب ہو گئے - انتخاب کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ صوبہ بھر میں تقریباً ہر نشست پر زبردست مقابلہ ہوا مجموعی طور پر ۴۰ ہزار پانچ سو حلقوں سے ایک لاکھ سے زائد امیدواروں نے انتخاب لڑا -

✯ **راولپنڈی** :- مری میں طویل عرصہ تک موسم خشک رہنے کے بعد کل موسم کی پہلی برف باری ہوئی - برف باری سہ پہر کو شروع ہوئی اور تھوڑے تھوڑے وقفوں کے ساتھ رات تک جاری رہی مری میں برف باری سے راولپنڈی میں گزشتہ رات شدید سردی پڑی تاہم موسم خشک رہا -

✯ - **بیروت** :- ۲۰ نومبر - روس کے وزیر دفاع مارشل مالینووسکی آئندہ سال جنوری میں عراق کی حکومت کی دعوت پر عراق کا دورہ کریں گے -

✯ - **بیروت** :- ۲۰ نومبر - لبنان کے وزیر اعظم مسٹر حسین اویبی نے کل رات ۱۴ وزراء پر مشتمل نئی کابینہ بنانے کا اعلان کیا ہے انھوں نے جمعہ کے روز اپنی پہلی کابینہ کا استعفیٰ صدر کو پیش کر دیا تھا، پارلیمنٹ کی اکثریت کی درخواست پر صدر نے دوبارہ انھیں وزارت بنانے کی دعوت دی - جس کے مطابق کل رات انھوں نے نئی کابینہ بنائی ہے -

✯ **لاھور** - ۲۰ نومبر وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کے بارہ میں پچھلے دنوں جو اہم واقعات ہوئے ہیں ان کے متعلق وہ عنقریب ایک اہم بیان جاری کریں گے - مسٹر بھٹو کل سہ پہر کراچی سے لاہور پہنچے - ریلوے سٹیشن پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے -

✯ **واشنگٹن** :- ۲۰ نومبر - امریکہ اور روس نے بدھ کے روز ایک دو سالہ سمجھوتے پر دستخط کئے جس کے تحت وہ کھارے پانی کو میٹھا بنانے کے سستے اور کمیابی طریقوں کی جستجو میں باہم اشتراک عمل کریں گے -

اس سمجھوتہ کے تحت کھارے پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کرنے کے سلسلے میں تحقیق کی جائے گی - ماہرین اور معلومات کا تبادلہ کیا جائے گا اور مشترکہ سائنس کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی -

✯ - **انقرہ** :- ۲۰ نومبر ترکی کی جسٹس پارٹی کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ آئندہ تمام انتخابات میں وہ مکمل اکثریت حاصل کرے گی ان ذرائع نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت کے خلاف ہیں اور ملک میں جسٹس پارٹی کی مقبولیت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے -

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جسٹس پارٹی عدنان مندریس مرحوم کی ڈیموکریٹک پارٹی کی جانشین ہے -

شیخوپورہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب

مین بازار شیخوپورہ

سے حاصل کریں

(مینیجر)

انگزینا

المجربات انگیز دوا - جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

✯ یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا کو ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں -

✯ - نظام ہضم کی اصلاح کرکے پیٹ درد - نفخ - قبض - تبخیر معدہ اور بادگولہ کو دور کرتی ہیں -

✯ ریحی - عصبی - عضلاتی - اور مفاصل کی درد اور جسم کی تمام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں

✯ سستی اور کمزوری دور کرکے توانائی پیدا کرتی ہیں

✯ موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے بوڑھوں کے لئے تو نعمت خداوندی ہے - قیمت ۲ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ - ربوہ

چوہدری عنایت اللہ خان صاحب امیر جماعت دھرگ میانہ حلقہ بدوملہی ممبر یونین کونسل ضلع سیالکوٹ فرماتے ہیں میں نے آپ کے شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ کی تیار کردہ

اکسیر اٹھرا گولیاں

اپنے عزیز کے گھر استعمال کرائیں جو از حد مفید ثابت ہوئیں - ان کے استعمال سے خدا تعالیٰ کے فضل کے تحت صحت مند بچہ پیدا ہوا -

میں تصدیق کرتا ہوں مذکورہ دوائی اٹھرا کے لئے بہترین ہے -

ملنے کا پتہ :-

شفاخانہ رفیق حیات

رجسٹرڈ ٹرنک بازار - سیالکوٹ

یاد رہے حضور ایدہ اللہ نے تحریکِ جدید کا اقل ترین وعدہ دس روپے مقرر فرمایا ہے

تاہم ہر چندہ دہندہ کا وعدہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر ہونا چاہیئے

مخلصینِ جماعت کے نام محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید کا پیغام

برادرانِ کرام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تحریک جدید کے سال ۳۳ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور پیغام کے بعد کسی مزید پیغام کی ضرورت تو نہ تھی لیکن فہرست ہائے وعدہ جات جو وکیل المال اوّل کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔ بعض ایسے وعدہ جات کی حامل بھی ہیں جو اس مالی جہاد میں شمولیت کی اقل ترین شرط یعنی دس روپیہ کو بھی پورا نہیں کر رہے اور بعض وعدے اگرچہ دس روپیہ سے زائد ہیں لیکن وہ وعدہ کنندہ دوست کی مالی حیثیت سے کہیں کم ہیں۔ اس لئے ان سطور کے ذریعہ میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس جماعت نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھا رکھا ہو اس کے کسی قلیل حصہ کی کمزوری بھی خطرہ سے خالی نہیں ہوتی۔ جنگ احد کی مثال ہمارے سامنے ہے کس طرح چند افراد کی کمزوری سے اسلام کو صدمہ اٹھانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روزِ بد سے بچائے اور ان جاں نثار صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی ہدایت کو بھی معمولی خیال نہ کیا۔ بلکہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کرنا ذریعہ نجات سمجھا۔ اس موقعہ پر جب کہ سال نو کا آغاز ہی ہے تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو ارشادات کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔

اوّل۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اقل ترین وعدہ بجائے پانچ روپیہ کو بڑھا کر دس روپیہ مقرر فرما دیا ہے۔

دوم۔ حسب ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کوئی چندہ دہندہ اپنی مالی استطاعت سے کم چندہ نہ دے کم ازکم ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر تو چندہ ضرور ہونا چاہیئے۔

اگر ہر فرد جماعت اس کی تعمیل اپنا فرض قرار دے لے تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہو سکتا ہے جو کہ تحریک جدید کا مقصود و مطلوب ہے۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے انصار، لجنات اور خدام و اطفال سبھی کو اس مقدس آواز پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار۔ مرزا مبارک احمد
وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء

موت اسکی راہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں
کہہ دو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں
مومن تو جانتے ہیں نہیں زندگی ہے کیا
اس قوم میں فرار کا دستور ہی نہیں
بحرِ فنا میں غوطہ لگانے کی دیر ہے
منزل قریب تر ہے وہ کچھ دور ہی نہیں

(کلام محمود)

روس کے نائب وزیر خارجہ آج صدر ایوب اور وزیر خارجہ بھٹو سے ملاقات کر رہے ہیں

ہندوستان کو فوجی امداد اور کشمیر کے مسائل پر بات چیت کی توقع

راولپنڈی ۲۱ نومبر۔ روس کے نائب وزیر خارجہ سرگی لاپن کل کراچی سے یہاں پہنچے۔ وہ آج صبح صدر ایوب سے ملاقات کر رہے ہیں اس سے قبل وہ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو سے گفت و شنید کریں گے۔ مسٹر لاپن کی اچانک پاکستان میں آمد کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ وہ ہندوستان میں اپنا قیام مختصر کر کے آئے ہیں۔ ان کی پاکستانی رہنماؤں سے ملاقات نہایت دور رس ہوگی۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ پاکستان اور روس کے تعلقات میں دو امور کو بڑی اہمیت حاصل ہے اوّل ہندوستان کو دھڑا دھڑ فوجی امداد جس سے علاقہ میں طاقت کا توازن خراب ہو رہا ہے دوسرے کشمیر کا مسئلہ جس پر روس اب تک ہندوستان کی حمایت کرتا آیا ہے اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں سوالات ملاقات کے دوران زیر غور آئیں گے۔ چین سے روس کے تعلقات بہتر ہونے کے پیش نظر توقع ہے کہ اب روسی حکام پاکستان کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں گے۔

امریکی اسلحہ کا پاکستان کے خلاف استعمال

پاکستان کے خدشات درست ثابت ہوئے

لاہور ۲۱ نومبر۔ وزیر خارجہ بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کا یہ خدشہ درست ثابت ہوا ہے کہ ہندوستان امریکی اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال کرے گا۔ وہ ذمہ دار برطانوی اخبارات کی ان اطلاعات پر تبصرہ کر رہے تھے کہ ہندوستان کشمیر میں امریکی اسلحہ استعمال کر رہا ہے۔

انھوں نے کہا پاکستان تعصب یا حسد کی بنا پر ہندوستان کو جاری فوجی امداد کی مخالفت نہیں کر رہا بلکہ ذاتی تجربات اور مشاہدات کی بنا پر ایسا کر رہا ہے ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ مغربی ملکوں سے اس بارے میں یقین دہانی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ماضی میں متعدد یقین دہانیاں کروائی گئی تھیں لیکن ان پر عمل درآمد کرانا انتہائی مشکل کام ہے انھوں نے کشمیر میں خطرناک جنگ اور مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوجوں کی تعداد میں اضافہ کے بارے میں کہا کہ ان سب امور کا تعلق بھارت کے جارحانہ عزائم سے ہے اور انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے۔

فٹ بال کے زونل ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام کالج کی نمایاں کامیابی

کالج ٹیم نے سیمی فائنل میچ کے مقابلہ میں ۴ گول سے جیت لیا

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ تعلیم الاسلام کالج کی ڈگری ٹیم نے فٹ بال کے زونل ٹورنامنٹ میں سیمی فائنل میچ صفر کے مقابلہ میں چار گول سے جیت لیا ہے۔ یہ میچ مورخہ ۱۸/۱۱/۶۶ کو تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج شیخوپورہ کے درمیان ربوہ میں کھیلا گیا تھا۔ تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑیوں نے بڑے ہی اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو کالج کے لئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اب ۲۴/۱۱/۶۶ کو ربوہ میں زونل فائنل میچ کھیلا جائے گا۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرشید غنی ایم اے) پریذیڈنٹ فٹ بال ٹیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ

چائے کی پیداوار میں ۲ لاکھ پونڈ کا اضافہ

کراچی ۲۰ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امسال چائے کی پیداوار میں ۲ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے امسال کل ۸۵ لاکھ پونڈ چائے پیدا ہوئی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴